

18021

ص ۱۳۱

السلام علیکم و رحمۃ الرحمٰن و برکاتہ:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 میرے سر رسول مخدش کا انتقال 1987ء میں ہوا، ان کے والدہ محمد مخدش کے دربار نے فقیر مکان میں وہ خود اور درسر اپنا بیٹھی رہتا تھا اور دوسرے مکان میں پر لے سفر کروں گئے۔  
 اپنے مکان میں وہ خود اور درسر اپنا بیٹھی رہتا تھا اور دوسرے مکان میں پر لے سفر کروں گئے۔  
 مخدش کی ذات کے بعد ان کے والدہ محمد مخدش نے اس مکان کی قابل کملاتی  
 کے بخوبی لو دیتی اور کام کے کام اس کے بعد پھر محمد مخدش کا بھی انتقال  
 ہیو گیا۔

اس مسئلہ پر لوگوں کے محمد مخدش نے اپنے لوگوں دلوں پر جو مکان دی  
 تھا ان میں کان سے طبع تقسیم ہو گا، مردم کا حصہ کتنا ہے کا  
 رکوں مخدش کے پترے بیٹھے (علیل الدین، رعیم الدین، زیمین الدین)  
 اور پانچ بیٹھائیں (زینت، مارا، عائشہ، رونیہ، بیوہ) ہیں۔ اور رکوں مخدش کی بھوی  
 کا بھی انتقال ہو چکا ہے۔ اور اسکے دربار میں بھی ہیں تین بیٹھے لہر پانچ بیٹھائیں ہیں۔  
 شامل نور الدین  
 و مہائمت، یہ مکان شروع ہی سے رکوں مخدش کے  
 پاک تھا اور انتقال کے بعد بھی اس کے بھوی،  
 مثال، ۰ ۳۴۵-۶۱۸۴، ۳۶۵ میں

بخوبی کے پار ریا، بخوبی دادا اس کمان میں  
 6 کو روئے ۶-۵-B جنمہ

بلاث نمبر 168



(جواب منسلک ہے)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
الجواب حامداً ومصلياً

سوال میں ذکر کردہ تفصیل کے مطابق اگر واقعیتہ محمد بخش صاحب نے اپنی حیات میں ہی رسول بخش کے پھوٹ کو فائل سمیت مکان، مکانہ طور پر دیدیا تھا اور مکان پہلے سے ہی ان کے قبضہ میں تھا اور تمام پھوٹ میں مکان ناقابل تقسیم تھا یعنی تقسیم کی صورت میں مکان کی افادیت باقی نہیں رہتی تو ایسی صورت میں بغیر تقسیم کے مشترکہ طور پر مکان ہبہ کرنے سے تمام شرکاء اس کے مالک ہو گئے ہیں، لہذا اس مکان کی شرعی تقسیم کا طریقہ یہ ہے کہ مکان کی مارکیٹ ولیوں کو اس کی قیمت کو آٹھ حصوں میں تقسیم کیا جائے گا اور رسول بخش کے ہر بیٹے اور ہر بیٹی کو برابرا ایک ایک حصہ ملے گا۔ (مستفاد من التوبیب ۱۹۶۸/۱۰۰)

الفتاوى الهندية - (٤ / ٣٧٨)

والشیوع من الطرفین فيما يتحمل القسمة مانع من جواز الهبة بالإجماع، وأما الشیوع من طرف الموهوب له فمانع من جواز الهبة عند أبي حنيفة - رحمه الله تعالى - خلافاً لهما، كما في الذخيرة.....والله سبحانه وتعالى أعلم.

محمد اوسیں  
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی  
۰۲۹/ صفر المظفر / ۱۴۴۰ھ  
۰۸/ نومبر / ۲۰۱۸ش

الجواب صحیح  
محمد عبد المنان عفی عنہ  
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی  
۰۲۹/ صفر المظفر / ۱۴۴۰ھ  
۰۸/ نومبر / ۲۰۱۸ش


